20 اکتوبر 2006

عزیزی محترم وزیراعظم

قومی علمی کمیشن کے ساتھ اپنے اجلاسوں میں آپ نے ہمیشہ ایک علمی معاشرے کی بنیاد کے طور پر ایک مکمل اور جامع معاشرے کی اہمیت پر زور دیا ہے- اس سے ہمیں زبانوں کی اہمیت کا احساس ہوا اہےیہ اہمیت صرف ذریعہ ہدایات یا ذریعہ مواصلات کے طورپر ہی نہیں بلکہ رسائی کے فیصلہ کن جز کے طور بھی ہے- ہم اس نتیجے پو پہونچے ہیں کہ انگریزی زبان کی تفہیم اور اس پر عبور شاید اعلی تعلیم اور روزگارکے حصول اورسماجی مواقع کافائدہ اٹھانےکے لئےبہت ضروری ہے - اسکول چھوڑنے والے افراد کو جنھوں نے انگریزی میں بطور زبان تربیت حاصل نہیں کی ہے اعلی تعلیم میں دقت کا سامنا ہوتا ہے- اکثر و بیشترپڑھائ بھی انگریزیزبان میں ہوتی ہے اور اگر اس میں نہیں بھی ہوتی توبھی بیشتر مضامین میں کتب اور رسائل صرف انگریزی زبان میں دستیاب ہیں- ان لوگوں کوجواچھی طرح انگریزی نہیں جانتے – اہم تعلیمی داروں میں روزگار کے حصول میں دقت پیش آتی ہے- اس خامی سے کام کاج کی د نیا میں صرف پیشہ ورانہ ملازمتوںمین ہی نہیں بلکہ اعلی عہدوں پر بھی کام کاج میں دقّتیں بڑھ جاتی ہیں-

ہمارے عوام بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ بہتر زندگی اور مواقع کے لئے انگریزی زبان ایک فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے- دستیاب معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسط اور نچلی آمدنی والے کنبے اپنے بچوں کو انگریزی میڈیم اسکولوں میں بھیجنے کے لئے اپنی آمدنی کا خاصہ بڑا حصہ صرف کرتے ہیں- بچوں کے لئےاس طرح کے تعلیمی مواقع کسی کنبے کے لئے حفظان صحت کی سہولیات کے حصول سے کسی بھی طرح کم اہم نہیں ہوتے ہیں- لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے جن کے پاس اس مقصد کے حصول کے لئے ذرائع نہیں ہوتےہیں- اس کا نتیجہ اخراج ہوتا ہے- ہمارا خیال ہے کہ سرکاری امداد سے شمولیت ممکن ہے-

یہ ایک ستمظریفی بھی ہےکہ انگریزی زبان ایک صدی سے زیادہ عرصے سے ہمارے تعلیمی نظام کا ایک حصہ رہنےکےباوجود یہ ہمارے بیشتر نواجوانوں کی پہونچ سے باہر ہےاس ہی وجہ سے یہ غیر مساوی رسائی کا سبب ہے- حقیقت تو یہ ہےکہ اب بھی ایک فی صد سے زیادہ لوگ اس کو ثانوی زبان کے بطور استعمال نہیں کرتے ہیں- پہلی زبان کے بطور تو کہنا ہی کیا-

اس حقیقت کو راتوں رات نہیں بدلا جا سکتا لیکن قومی علمی کمیشن کا خیال ہے کہ وقت آگیا ہے جب انگریزی کو اسکولوں میں لوگوں، عام لوگوں کو زبان کے طورپر پڑھایا جائے- ہمیں یقین ہے کہ ابھی سے شروعات کرکے اس سلسلے میں کاروائی سے ایک جامع معاشرہ تشکیل دینے اور ہندوستان کو ایک علمی معاشرہ بنانے میں مدد ملے گی- زیادہ سے زیادہ سال کے عرصے میں ہی- اس سے اسکول چھوڑنے والے افراد کو اعلی تعلیم تک مساویانہ رسائی حاصل ہوگی اور اس کے بعد تین سے پانچ سال کے عرصے میں اس سے بھی زیادہ روزگار کے مواقع تک مساویانہ رسائی حاصل ہوگی-

ہم نے حکومت ، تعلیم، ذرائع ابلاغ اور صنعت میں لوگوں کی ایک وسیع تعداد سے اس موضوع پر غیر رسمی پات چیت کی ہے- ہم نےکچھ ریاستی وزراے اعلی سے، ارکین پارلیمنٹ سے، طب اور قانون جیسے پیشوں سے وابستہ افراد سے بھی مشورے کئے ہیں- ان سب کی متفقہ رائے تھی کہ یہ کام کیا جاسکتا ہے اور اس کو کرنا چاہئے- طریقہ کار طے کرنے کے پہلے اقدام کےطورپر

ہم نے ایک ورکنگ گروپ بھی تشکیل دیا ہے- اس گروپ کی پیش کردہ رپورٹ پر ہم نے غور و خوص بھی ہواہے

قومی علمی کمیشن کی سفارش ہے کہ اسکول میں درجہ اول سے ہی پہلی زبان (مادری یا علاقائی زبان) کے ساتھ ساتھ انگریزی کو بطور ایک مضمون پڑھایا جانا چاہئے- زبان سیکھنے کے اس مرحلے میں دونوں زبانوں کے قواعد و ضوابط پر زیادہ زور نہ دیتے ہوئے بچے کے لئے با معنی درسی تجربات پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے-

ہمیں اعتراف ہے کہ نو ریاستوں(جن میں سے چھ شمال مشرق میں ہیں) اور مرکز کے زیر انتظام تین علاقوں میں انگریزی درجہ ایک سے لازمی مضمون کے بطور پڑھائ جارہی ہے- اس کے علاوہ تقریبا بارہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام تین علاقوں میں انگریزی کو درجہ پانچ سے آگے تک مختلف سطحوں میں ایک لازمی مضمون بنایا گیا ہے- تاہم نفاذکا عمل مست ہے انگریزی زبان کی تدریس کا معیار بھی اچھا نہیں ہے- سپورٹ سسٹمز جیسے اساتذہ کی تعداد یا تدریسی مواد یا تو ناکافی ہیں یا نا مناسب- ہم اس ضمن میںایک بنیادی تبدیلی کے خواہاں ہیں- ہم چاہتے ہیں کہ تمام ملک میں انگریزی زبان درجہ اول سے پڑھائ جائے- اس کومضمون کےطورپر کبھی شامل کرلینےاورکبھی نہ کرنے سے بات نہیںبنے گی بلکہ اس کو اسکولی نصاببا قائدہ شامل کیا جانا چاہئے-

زبان کی تفہیم کو موادی تفہیم سے الگ نہیں کیا جاسکتا ،اس کو مربوط کیا جانا چاہئے- لہٰذا تیسرے درجہ سے غیر لسانی دیگر مضامین پڑھانے میں انگریزی استعمال کی جانی چاہئے- اس مقصد سے مضامین کا انتخاب اسکولوں پر چھوڑ دینا چاہئے جس کا دراومدار استاتذہ کی مہارت اورمواد کی دستیابی پر ہے- اس کے نتیجے میں ملٹی میڈیم اسکول قائم ہوں گے- اس سے انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں علاقائی زبان کے اسکولوں میں‌فرق کو بھی ختم کیا جاسکے گا-

زبان کی تفہیم اور تدریس کے طریقے کو حالات کے مطابق ڈھالاجانا چاہئے تاکہ حقیقی حالات اور روزمرہ کی زندگی میں رونما ہونےوالے واقعات میں اس کوبا معنی جا سکے - مزید برآں جانچ مہارت کی ہونی چاہئے نہ کہ نشانوں کے حصول کوکامیابی کی دلیل مان لیا جائے جورٹ کر حاصل کی جاسکتی ہے - اس سلسلہ میں زبان دانی میں مہارت نیز لسانی اساتذہ کی بھرتی کے لئے ایک نیشنل ٹیسٹنگ سروس (این ٹی ایس) قائم کیا جانا چاہئے-

انگریزی زبان کے اساتذہ کی ایک بڑی تعداد (پول) کی بھرتی کے مقصد سے انگریزی میں زبان اوربات چیت پرعبور رکھنےوالے ما ہر گریجویٹوں کو بغیر رسمی تربیتی کوائف کے بھرتی کیا جاناچاہئے- ان کو نیشنل ٹیسٹنگ سروس کے وضع کردہ ضابطے کےذریعے منتخب کیا جانا چاہئے اور پھر ان کو قلیل مدتی روزگار دیا جانا چاہئےاس کے علاوہ پورے ملک میں اسکول کے تقریبا 40 لاکھ اساتذہ کو اپنے مضامین سے قطع نظر، خصوصا پرائمری سطح پر، تربیت دی جا نی چاہیئے تاکہ وہ چھٹیوں‌میں منعقد پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں یا دیگر قلیل مدتی کورسوں کے ذریعے اپنی انگریزی استعداد میں اضافہ کرسکیں- اساتذہ کے لئے بیشتر تربیتی پرواگرام اساتذہ کی حقیقی ضروریات کےمطابق نہیں ہوتے لہٰذا قبل از ملازمت اور دوران ملازمت تربیت کے موجودہ نظام کی،زبان کی مرکزیت کےپس منظرمیں، ازسرنو جائزہ کی ضرورت ہے-اس میں لسانی اساتذہ بھی شامل ہیں-

ملک میں انگریزی زبان کے ما حول میں فرق کو دور کرنے کے لئے مختلف النوع انگریزی نصابی کتب دستیاب کرائی جا نی چاہیں- تاہم کچھ مخصوص معیارات برقرار رکھنے کے لئے ہر مرحلے پر نصابی کتب کے مواد کے سلسلے میں معیارات کی حد بندی کی جائے اس مقصد سے درجہ اول سے بارھویں تک ہر سطح پر فن تدریس کے لئے انگریزی کتب تیار کی جانی چاہیں جس کے لئے ماہرین کا ایک گروپ تشکیل دیا جائے- ریاستیں انھیں بطور ماڈل استعمال کریں اور باآسانی رسائی کے لئے ان کو ویب پر دستیاب کرائیں- اگرچہ اسٹیٹ کاونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (ایس سی ای آر ٹی) ریاستی بورڈ اسکولوں کے لئے نصابی کتب کی تیاری میں کلیدی ایجنسی کےطور پر برقرار رہے لیکن نصاب کتب کی تیاری کومزید غیر مرکوز کرنے کی ضرورت ہے- اس کام کو مزید مربوط بنانے کےلئے نصابی کتب کی تیاری میں متعلقہ مہارت کی حامل سول سوسائٹی تنظیمنوں کو بھی شامل کیا جانا چاہئے-

اس حقیقت کے پیش نظر کہ زبان کی تفہیم کا عمل نہ صرف براہ راست ہدایت کے زریعہ بلکہ ماحول کےاثر کے تحت بھی ہوتا ہے، کلاس روم کو مناسب آڈیو ویڑیول اور مطبوعہ مواد سے آراستہ کرنے کی ضرورت ہے- کلاس روم میں ایسی رسورس لائبریریاں قائم کی جائیں جہاں بڑی تعداد میں طلبا کی عمر کے لحاظ سے ہر مضمون پر کتابیں، رسالے، اخبارات، آڈیو ویڑیول مواد اور پوسٹر موجود ہوں- ذولسانی ریڈیو اور ٹی وی چینل کے ذریعے کلاس روم کے باہر بھی زبان کی تفہیم و تدریس کے مواقع فراہم کیے جانے چاہئے- ان کو انگریزی کی رسمی وغیررسمی تدریس و تفہیم کے لئے بھی استعمال کیا جانا چاہئے- معلومات پربحث و مباحثے اور ترسیل کے نیز کلاس روم کے باہر انگریزی کے استعمال کے لئے نالج کلب قائم کیے جانے چاہئے- اس بات کے پیش نظر کے زبان کی تفہیم و تدریس کے لئے خصوصی ذرائع کی ضرورت ہوتی ہےانگریزی زبان کے ذرائع(اساتذہ اور مواد) کی تیاری کے لئے مالی امداد کی ایک مرکزی امدادی اسکیم تیار کی جانی چاہئے تاکہ اس ضرورت کو پورا کیا جاسکے-

اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ریاستی حکومتوں کو برابر کا شریک ہونا چاہئے- لہٰذا ہماری تجویز ہے کہ وزیراعظم اس معاملے پر نیشنل ڈیولپمنٹ کاونسل کی اگلی میٹنگ میں اس معاملے پرتمام وزرائے اعلی کے ساتھ غورخوص کریں تاکہ درجہ اوّل سے علاقائی زبانوں کے علاوہ انگریزی زبان کی تدریس کے لئے ایک قومی منصوبہ تیار کیا جاسکے- اس سے اس بات کو یقینی بنایا جاسکےگاکہ 12 سال کی اسکولی مدت ختم ہونے کے بعد ہر طاب علم کو کم ازکم دو زبانوں پر عبور حاصل ہوجائے-

شکریہ اور نیک خواہشات کے ساتھ

دستخط

سیم پترودا

چیرمین

قومی علمی کمیشن

نقل برائے ملاحظہ: جناب مونٹیک سنگھ آہولوالیہ، ڈپٹی چیرمین منصوبہ بندی کمیشن